بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۲۱ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش | ۸ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ | ۲۱ مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۱۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کے متعلق مفصل اطلاع صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ملتان سے تشریف لائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے الحمد للہ۔

دو تین روز سے مطلع ابر آلود تھا۔ آج صبح کسی قدر بارش ہوئی۔

پیشوایان مذاہب کے جلسہ کی وجہ سے آج دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور جملہ مدارس بند رہے۔

جمعیۃ العلماء ہند اور خدمت اسلام کا فرض

(از ایڈیٹر)

جمعیۃ العلماء ہند سہارنپور کے جلسہ کی بعض خصوصیات کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ جو اخبار "زمزم" نے پیش کی تھیں۔ اب کچھ اور بیان کی جاتی ہیں۔ جو اخبار "مدینہ" نے شائع کی ہیں۔ لکھا ہے۔

(۱) "جمعیۃ علماء ہند کا سالانہ اجلاس پوری شان و شکوہ کے ساتھ سہارنپور میں منعقد ہوا۔ ۳-۴-۵ اور ۶-۷ مئی کے ایام جمعیۃ علماء ہند کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ (۲) جمعیۃ علماء ہند کا زبردست پنڈال آسمان سے باتیں کر رہا تھا مشرق کی طرف جمعیت علماء ہند کے رضاکاروں۔ انصار اللہ کے خیمے صف بستہ فوج کیطرح باہم بستہ و پیوستہ کھڑے تھے (۳) ہر وہ شخص جو پنڈال میں داخل ہوتا تھا یہ محسوس کرتا تھا۔ کہ وہ دہلی کے لال قلعہ میں داخل ہو رہا ہے۔ صدر دروازہ کے سامنے مسند صدارت کا دلکش منظر دلوں کی ایک نئی دنیا بنا رہا تھا۔ تخت صدارت کے اوپر ایک بہت بڑا باغ و بہار شاہانہ شاہی تاج کی مانند بلندی کی طرف مائل پرواز تھا۔ (۴) باب قاسم سے محمود نگر کے مرکزی دروازہ تک صدہا خیمے نصب تھے۔ پنڈال کے جنوب میں جمعیۃ علماء ہند اور مسلم مجلس کے اول درجہ کے راہنما ڈاک بنگلہ کی وسیع عمارت میں مقیم تھے۔ (۵) جمعیۃ علماء کی پچیس سالہ تاریخ میں اس سے بڑا اور شاندار اجلاس نہیں ہوا۔ یہ اجلاس اپنی مجموعی خصوصیات کے لحاظ سے یقیناً اپنی مثال آپ ہے۔ (۶) اس اجلاس میں جمعیۃ علماء ہند کے رضاکاروں کے باوردی اور تربیت یافتہ دستے شریک تھے"

جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس سے متعلق یہ وہ امور ہیں جنکا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ ان سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ علماء نے اپنی شان و شوکت دکھلانے اور اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے تناول فرمانے کے متعلق دل کھول کر اپنی حسرتیں پوری کرلیں۔ مگر یہ نہ معلوم ہوا۔ کہ اتنے دنوں جن امور پر غور و فکر کیا گیا۔ اور جو مسائل طے کئے گئے۔ ان میں اسلام کی اشاعت و تحفظ کا بھی کوئی ذکر ہے۔

اس موقعہ پر ایک نہایت اہم مسئلہ "انتخاب امیر" کا فیصلہ ہونا تھا۔ مگر اس کے متعلق صرف اتنا بتایا گیا ہے۔ کہ وہ "ایک خاص منزل تک پہونچ گیا"۔ باقی اہم امور کا ذکر اخبار "کوثر" (۲۱ مئی) نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ کہ

(۱) صوبے کاملاً آزاد ہوں (۲) مرکزی حکومت صرف ان امور میں اپنے اختیارات استعمال کرے۔ جو صوبے اس کے حوالے کریں۔ (۳) مسلمانوں کے مذہبی سیاسی اور کلچر کے حقوق محفوظ کر دئیے جائیں۔ (۴) صوبوں کو علیحدگی کا حق حاصل ہو۔ (۵) مرکز میں ہندو مسلمانوں کے نمائندے برابر تعداد میں ہوں"

سیاسی اور ملکی لحاظ سے ان امور کو خواہ کتنا ہی اہم قرار دے لیا جائے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ علماء کی جمعیۃ نے صرف انہی کو اپنا انتہائی مقصد اور مدعا کیوں قرار دے لیا۔ اور خالص دینی اور اسلامی معاملات کو کیوں بالکل نظر انداز کر رکھا ہے۔ سیاسیات میں تو مسلمان کہلانے والی اور کئی پارٹیاں بھی حصہ لے رہی ہیں۔ اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے اپنے اپنے رنگ میں کوشش کر رہی ہیں۔ دین ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کی طرف ان کو توجہ نہیں۔ اور دین سے عدم واقفیت کو وہ اپنی عدم توجہی کی وجہ قرار دیتی ہیں۔ اب اگر علماء کہلانے والے بھی دین کو نظر انداز کر دیں۔ اور اس کی حفاظت اور اشاعت کے متعلق بھولے سے بھی انہیں خیال نہ آئے۔ تو بتائیے اسلام پر جو حملے ہو رہے ہیں۔ اور اسے مٹانے کی جو کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ان کا مقابلہ کرنے کا فرض کس پر عائد ہوتا ہے۔ علماء کہلا کر اسلام کے متعلق اس قدر غفلت اور لاپرواہی اتنی حیرت انگیز اور رنج افزا ہے۔ کہ بڑی سے بڑی شان و شوکت اور کر و فر بھی نہ صرف اس پر پردہ نہیں ڈال سکتی۔ بلکہ اسے اور زیادہ تکلیف دہ اور المناک بنا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مندرجہ بالا امور کے اندراج کے بعد اخبار "کوثر" کو لکھنا پڑا۔ کہ

"ہمیں زیادہ تعجب دنیا پرست مسلمان راہنماؤں کی خیرہ نظری پر نہیں بلکہ حضرات علماء پر ہے جو ان حقائق سے واقف ہیں۔ مگر تحفظات کی بھول بھلیاں میں گرفتار ہیں۔ اور مسلمانوں کے اندر دین کی پیروی کا سچا جوش پیدا کرنے میں اپنی تمام طاقتیں صرف نہیں کر دیتے جس کی موجودگی میں اور پرے تحفظات کے بغیر بلکہ کفر کی یورش کے باوجود مسلمانوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ بلکہ وہ کفر و باطل پر از سر نو غالب آ سکتے ہیں"

علماء کی اس بارے میں بے توجہی فی الواقعہ بہت رنجدہ ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کی بہت بڑی اکثریت اسلامی تعلیم سے ناواقف ہے۔ اور غیر اسلامی رسم و رواج سے جکڑی ہوئی۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ غیر مسلم اس قسم کے مسلمانوں کو مرتد کرنے کی سالہا سال سے منظم جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور اس وقت تک ہزاروں مسلمان کہلانے والوں کو اپنے ساتھ ملا چکے ہیں۔ اور آجکل اس پہلو پر پھر خصوصیت سے زور دے رہے ہیں۔ اور یہ باتیں مسلمانوں کی زندگی اور موت سے تعلق رکھتی ہیں۔ مگر ان میں کوئی بات بھی علماء کو اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتی۔ وہ اپنے اوقات میں سے کوئی لمحہ ان پر غور و فکر کرنے کے لئے نہیں نکال سکتے۔ اور اپنے دماغوں پر ان کے متعلق کسی قسم کا بار ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے کیونکہ اس لئے کہ ان کے دلوں میں نہ اسلام کی محبت ہے۔ اور نہ درد۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی حفاظت اور اشاعت کی توفیق پانے سے سوائے جماعت احمدیہ کے سب مسلمان کہلانے والے محروم ہو چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو جہاں اسکے لئے خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر کرنا چاہیئے۔ وہاں دین کے لئے جانی اور مالی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کی۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیلئے خاص دعا کی ضرورت

از صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

قادیان ۱۹ مئی رات کو ڈیڑھ بجے کے بعد حضور کو نیند آگئی اور الحمد للہ کہ صبح تک آرام فرمایا - نماز فجر ادا کرنے کے بعد پھر حضور سو گئے - اور دو اڑھائی گھنٹے اچھی نیند آگئی - صبح درجہ حرارت نارمل سے کم تھا اور عام حالت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر تھی - چہرہ کا ورم بہت حد تک دور ہو گیا ہے - نقرس کی تکلیف میں بھی خدا کا بڑا فضل ہے کہ پہلے سے آرام ہے - گو ابھی پاؤں زمین پر نہیں رکھا جاتا مگر درد کی بے چینی نہیں - اس وقت نو بجے شب درجہ حرارت اٹھانوے پوائنٹ آٹھ ہے - عام حالت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے -

قادیان ۲۰ مئی رات ڈیڑھ بجے کے بعد حضور کو نیند آگئی - مگر درد کی وجہ سے سکون کی نیند نہ تھی - صبح ضعف کی بہت شکایت رہی اور دوپہر تک ضعف کی ہی حالت رہی - جو بعد دوپہر الحمد للہ جاتی رہی - پاؤں میں درد ابھی کافی ہے - گو ایک پاؤں خدا تعالیٰ کے فضل سے زمین پر رکھا جاتا ہے - چہرہ کا ورم خدا کے فضل سے جاتا رہا ہے - آج درجہ حرارت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نارمل رہا - احباب خصوصیت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد از جلد کامل طور پر شفا عطا فرمائے - آمین اللہم آمین - خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۱۷ مئی - مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے - کہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب آج بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں -

شعبہ تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تبلیغی سکیم

ابھی تک یکجا طور پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تبلیغی سکیم کو خدام کے سامنے پیش نہیں کیا گیا تھا جسے اب پیش کیا جاتا ہے تا اپنی مکمل صورت میں یہ سکیم تمام خدام کے سامنے آجائے اور تا وہ اپنی تبلیغی مساعی کو اس سکیم کی روشنی میں منظم کریں - تمام قائدین اور زعماء سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس سکیم کو اپنے دماغوں میں محفوظ رکھیں گے اور اپنی مجالس سے اس سکیم پر عمل کرائینگے اور ماہواری یا ہفتہ واری رپورٹوں کو اس سکیم کی روشنی میں تحریر کیا کرینگے - سکیم مندرجہ ذیل ہے -

۱- وقف ایام - سال میں کچھ نہ کچھ ایام تمام خدام سے تبلیغ کے لئے وقف کرائے جائیں -

۲- فرسٹ ایڈ یا دوسرے رفاہ عام کے کاموں کو تبلیغ کے لئے مؤثر بنانے کا ذریعہ بنایا جائے -

۳- ہر خادم سے یہ وعدہ لیا جائے کہ وہ سال میں کم از کم ایک آدمی ضرور احمدی بنائے گا -

۴- ہر علاقہ کے با اثر لوگوں کا ایک ریکارڈ تیار کیا جائے - ان کی ایک فہرست مجلس مقامی اپنے پاس رکھے اور اس کی نقل مرکز میں ارسال کی جائے - مرکز میں جو فہرست ارسال کی جائے اس میں ان لوگوں کے مکمل پتے درج ہوں تا ان سے خط و کتابت کی جا سکے ہر علاقہ کے اس با اثر حلقہ کو سلسلہ کا لٹریچر پہنچانے کی کوشش کی جائے - (۵) ہر خادم کو مجبور کیا جائے کہ وہ مہینہ میں ایک دفعہ ضرور چند گھنٹے تبلیغ کے لئے وقف کرے اور یہ تبلیغ بغیر منظم طریق پر نہ ہو بلکہ خدام میں یہ تحریک کی جائے کہ وہ معین افراد کو تبلیغ کے لئے چن لیں اور ان افراد کا نفسیاتی مطالعہ کریں کہ کس ڈھب سے ان میں تبلیغ زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتی ہے - ماہوار یا ہفتہ وار رپورٹ میں یہ ذکر ہونا چاہیئے کہ اس طریق پر کتنے افراد کو تبلیغ کی جا رہی ہے -

خدام سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اس سکیم پر عمل شروع کر دیں - (مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ)

جلسہ پیشوایان مذاہب کی مختصر روئداد

قادیان ۲۰ مئی آج ½۹ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال پیشوایان مذاہب کا جلسہ منعقد ہوا - جس میں تلاوت و نظم کے بعد پنڈت مدن موہن صاحب شاستری آف امرتسر نے حضرت کرشن جی مہاراج کی زندگی کے حالات بیان کئے - اور بتایا کہ انہوں نے جنگ مہابھارت میں بہت سے کرشمے دکھائے -

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر دلچسپ تقریر فرمائی - جس میں بتایا کہ حضور علیہ السلام اپنوں - اور غیروں کے ساتھ نہایت محبت اور الفت کا سلوک فرمایا کرتے تھے - آپ کی زندگی کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے عالمگیر صلح و امن کی بنیاد اس طرح ڈالی کہ تمام بانیان مذاہب کی عزت و تکریم کی جائے - مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی - جس میں بتایا کہ سب انبیاء کا مقصد توحید کا قیام تھا - توحید کو آپ نے دنیا میں کامل رنگ میں قائم فرمایا - آپ کی تعلیم کامل ہے - اور آپ کا نمونہ کامل نمونہ ہے - مہاشہ محمد عمر صاحب نے سری کرشن مہاراج کی سیرت پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ کرشن جی مہاراج کا خدا تعالیٰ سے خاص تعلق تھا اور اس پر آپ کو پورا یقین تھا - آپ نے دنیا میں مساوات قائم کی - مظلوموں کی حمایت کی عورت کی عزت کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی کی -

آخر میں صاحب صدر نے صدارتی ریمارکس فرمائے اور جماعت احمدیہ کو توجہ دلائی کہ وہ تبلیغ میں ہمہ تن مشغول ہو جائے - آپ نے فرمایا اسلام کا زندہ ہونا جماعت سے قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے - جماعت کی ترقی کا راز اسی میں ہے - کہ اس کا ہر خورد و کلاں تبلیغی احساس رکھتا ہو - اس کے بعد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے دعا فرمائی اور جلسہ ½۱۲ بجے دوپہر ختم ہوا -

سکندر آباد دکن میں فتح کی تقریب پر جلسہ

مکرم جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد تحریر فرماتے ہیں - کہ جماعت احمدیہ سکندر آباد کا جلسہ اس جنگ میں اتحادیوں کی فتح کی تقریب پر احمدیہ جوبلی ہال میں منعقد ہوا - جس میں اول فتح کی خوشی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا - احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی شریک ہوئے - مولوی عبد المالک خان صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ صرف جماعت احمدیہ ہی اس خوشی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنیکی مستحق ہے - کیونکہ اس نے اپنے پیارے امام کے زیر ہدایات عرصہ دراز تک برطانیہ کی فتح کے لئے دعائیں کیں - اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا - بالآخر دعا پر جلسہ ختم ہوا - حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی -

چندہ عام پوری شرح سے نہ دینے والے احباب

ایسے احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ "جو افراد جماعت اپنا چندہ عام پوری شرح سے ادا نہیں کرتے اور کم شرح سے دینے کیلئے مرکز سے اجازت بھی حاصل نہیں کرتے اور نظارت بیت المال کی تحریص و تحریک کے باوجود اپنی اس حالت پر مصر رہتے ہیں - ان کا معاملہ نظارت بیت المال کی طرف سے مناسب سزا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سامنے پیش کیا جاوے"۔

حضور کا یہ ارشاد اس بات کا مقتضی ہے - کہ اس کو صرف پڑھنے اور سننے تک ہی محدود نہ رکھا جائے بلکہ ہر ایک جماعت میں جس قدر ایسے دوست ہوں جو پوری شرح سے چندہ نہیں دیتے ان کو اس فیصلہ سے پورے طور پر آگاہ اور متنبہ کر کے ان سے مطالبہ کیا جائے کہ یا تو وہ اپنے مخصوص حالات اور معذوریوں کو مقامی جماعت کے توسط سے پیش کر کے مرکز سے شرح چندہ کی تخفیف کو منظور کرائیں یا پوری شرح سے چندہ ادا کرنیکی پابندی کریں - ورنہ ان کا ۴ حضور کے پیش کیا جائیگا - لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا ایسے احباب کو سمجھانے ۴

۴ کیلئے دو تین ماہ کا عرصہ مہلت دی جاتی ہے - کہ اس کے بعد جماعتوں سے ایسے دوستوں کے متعلق نام بنام رپورٹ لی جائیگی - جو بغیر حصول اجازت کم شرح سے چندہ دینے پر مصر رہتے ہیں - بعد ازاں ایسے دوستوں کا معاملہ آخری فیصلہ کے لئے حضور کے پیش کیا جائیگا - (ناظر بیت المال)

اپنے نفس کا محاسبہ کرنا

(از مکرم شیخ عبد الرحیم صاحب)

حکم ہے کہ حاسبوا قبل ان تحاسبوا یعنی قیامت کے دن جب یوم حساب ہوگا اس وقت کے لئے اپنے اعمال و عقائد اپنے صدق و صفا اپنے عابدانہ رویہ اپنے ایثار لوجہ اللہ اپنی محبت کے کرشمے جو والذین اٰمنوا اشد حبا للہ کے تقاضے ہیں الانصاف من نفسك عقل و ہوش کو ٹھکانے رکھ کر ان سب کا محاسبہ کرو۔ خدا تعالےٰ نے تو اپنی ربوبیت میں جتنا کرنا تقاضہ تھا سب کا سب پورا کر دیا۔ کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ انسان کی ذات کے لئے اور اس کے ناابد قیام کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے۔ وہ سب کی سب مہیا کر دیں۔ واتاکم من کل ما سالتموہ جس چیز کی بھی انسانی فطرت میں رغبت ہوتی ہے۔ وہ سب کی سب کما حقہ سر انجام دیدیں انسان کو خلق کیا۔ تو زمین و آسمان و ما فیہما سب کا سب اس کے لئے کس خوبی اور کس زینت سے پُر رونق اور بہجت آمیز رنگ میں رنگین کیا ہے۔ اور پھر ابدالآباد کے لئے غیر فانی کر دیا۔ غرض اس عالم میں بھی اور عالم اخروی میں بھی اپنے بابرکت صفات سے اپنی فیاضانہ سخا سے وہ کچھ دیا۔ کہ ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا بالکل صاف اور عیاں ہے۔ اب ادفوا بالعھد کا وقت ہے۔ کیا جو تیرے ذمہ ہے تو نے بھی مخلص ہو کر حنیف مسلم ہو کر۔ عبد شکور اور صادق بالوعد اور قانت اور اواب بنکر صالح شہید ہو کر اور اپنی جان و مال کی بیع میں راستباز ہو کر مقبول صورت کی پنجگانہ نماز پڑھ کر اپنے مطاع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کی اقتدا میں پورا متبع ہو کر رضائے الٰہی کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا ہے۔ اور اس کی بے شمار نعمتوں کا کچھ حق ادا کر دیا ہے۔ ذرا حساب لگا کر کفیٰ بنفسك الیوم علیك حسیبا۔ صرف یہ کہنے سے کہ میں یہ کرتا ہوں۔ اور میں نے وہ بھی کیا۔ اس سے کام نہیں بنیگا۔ جو تو نے کیا۔ اور جو تو کر رہا ہے۔ وہ اس علیم و خبیر سے ذرہ بھر بھی مخفی نہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ کیا اسلام کے لحاظ سے منشاء الٰہی کو پورا کر رہا ہے۔ کیا تیری آنکھیں اس کی اطاعت میں جھپک رہی ہیں۔ یا بے باک بھی ہو جاتی ہیں۔ اور تجھے اس بصیر ہستی کے ایمان میں متزلزل کر دیتی ہیں۔ کیا تیرا وجود اور اس کے تمام ہیجے صرف اس احد کے لئے خصوصیت لئے ہوئے ہیں۔ یا یہ تیرے نفس کے حوائج میں آ کر غلو کر رہے ہیں۔ کہ حق اللہ کی فراموشی تجھے شرک میں آلودہ کر دیتی ہے۔ تو اپنی پیاری محبوب مطلوب شے پر تو اتنا خرچ کر دیتا ہے۔ کہ تجھے سیری نہیں ہوتی۔ مگر نصرت دین کے لئے جبکہ دین کی بے کسی حد درجہ کو بھی پہونچ رہی ہے۔ تیری عزت کی چنگاری میں ذرہ بھر بھی چمک نہیں نظر آتی۔ اگر آتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ کی غیرت کو تیرے خلاف ابھارنے کی صورت پیدا کر جاتی ہے نہ کہ تیرے لئے ایک کے دس یا اس سے زیادہ کر دینے کے لئے اپنے قضا و قدر کا اجرا کرتی ہے۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان و ایتاء ذی القربیٰ۔ کس برتے پر تجھے امید ہے کہ تیری ہر قربانی جس کو تو قربانی سمجھ رہا ہے درجۂ قبولیت حاصل کر رہی ہے۔ در اصل جتنا خدا تعالےٰ پر ایمان راسخ ہوگا۔ آخرت سامنے ہوگی۔ اور اخلاص لوجہ اللہ ہوگا۔ اتنا ہی زیادہ اجر ملیگا۔ جس کو زیادہ پھل ملنے کی امید ہوتی ہے وہی کاشت میں زیادہ محنت کرتا ہے۔ دو دانے ڈالنے والا دو دانوں کا پھل کھائیگا۔ اور منوں ڈالنے والا منوں کا۔ جب ہوائے نفس کے لئے ہی ساری جد و جہد ہوگی۔ اور مادے کے نتائج پر ہی آنکھ۔ تو عند اللہ اجر کیسا ہوگا۔ ہرا غفور رحیم اور شکور کہنے سے اگر پورا اجر مل سکتا۔ تو انبیاء صلحاء شہدا اور اولیاء نے اتنی سعی کیوں کی۔ وطن سے بے وطن ہونا اقربا کو چھوڑنا اعداء اللہ کے سامنے سینہ سپر ہونا خاک میں مل جانا۔ ہر لحہ حق اللہ کو مقدم کرنا کیوں ان کا شیوہ مرضیہ رہا ہے صرف امانی پر تکیہ کرنا تو ایسا ہی ہے۔ جیسے زمین کو کاشت کے قابل بنائے بغیر دانے بکھیرنا۔ ارے غافل ہر رات کا ہی محاسبہ کر۔ تو اتنا کھاتا ہے کہ رات بھر خراٹے تیرا مشغلہ رہتا ہے۔ الٰہی حکم فتہجد بہ کا ذرا خیال نہیں آتا۔ یہ تو دأب الصالحین تیرے مطاع کا معمول۔ نفس سرکش کا علاج قرب الٰہی اور قبولیت دعا کا حتمی ذریعہ۔ اور فساد جسمی کی بھی اصلاح کرنے والا نسخہ ہے۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ ہر وہ حکم جو تجھے ملا۔ تیری قسمت کو بدل دینے والا۔ نحوست کو خوش خاتمہ اور شومئی اعمال کو خوش انجام بنانے والا ہے۔ صبر سے اعتصام باللہ کر اور اپنے دل میں خشیت اللہ پیدا کر۔ کونوا مع الصادقین اپنا شیوہ بنا۔

اگر تجھے آخرت کے دن پر پختہ یقین نہ ہونے کے باعث غفلت نے بدرفتار کر دیا ہے۔ تو غور کر اول تو اس الحکیم کا فعل خلق انسان باطل اور لعب اور بدوں نتیجہ نہیں۔ پھر اس شکور کے نزدیک اپنے عشاق کی جان نثاریاں اور ان کی وفا اور ان کے صدق اور ان کے مجاہدات مخلصہ اور ان کی نیت صادقہ اسی کے حسب وعدہ بہت ہی قابل قدر امر ہے کیونکہ وہ الحسیب اپنے بندوں کے حق میں ظلم پسند نہیں کرتا۔ اور نہ ہی اس کو اس کی ربوبیت اور اس کے اسماء حسنیٰ کا فیض کسی تھکان میں ڈال رہا ہے۔ اس نے اربوں کو ہمہ وقت نیست سے ہست کر کے اپنے فیض ربوبیت کے گہوارے میں ہزاروں سہولتوں کے ساتھ جگہ دی۔ اور آئندہ بھی جب تک چاہیگا ہزاروں کو ہزاروں نعماء سے پالیگا۔ ربوبیت رحمانیت اس کا ان تھک فیضان ہے۔ اس کے علم و قدرت کی کوئی بھی حد بست نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کے ہاتھ نعماء کے خزانوں کو تقسیم کرتے ہوئے بخل سے آلودہ ہو سکتے ہیں۔ پھر بھلا اس کی عالم اخروی کی تیری ربوبیت کیونکر شبہ سے آلودہ ہو سکتی ہے۔ جس کا علم اور جس کی قدرت ہر قسم کی وسعت لئے ہوئے ہے۔ جو بلا اعمال خلق کرتا۔ اور رزق دے رہا ہے۔ اس کے بندے جب اس سے محبت کرتے ہوئے اس کے منشاء کو پورا کر کے اس کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔ تو وہ ان کو عالم فنا کے مونہہ میں دے دیگا۔ کیا اس کی محبت پر فنا آئے گی۔ کیا اس سے صدق اخلاص میتی کا مونہہ دیکھیں گے۔ کیا اس کے لئے جان جو دی گئی وہ رائیگاں جائیگی۔ کیا اس کی راہوں میں اس کے قرب کی راہ بالکل ہی ملیامیٹ ہو جائے گی۔ کیا انسان سے جو اس نے عہد باندھا اس میں وہ بے عہد کہلائیگا۔ حاشا للہ ثم حاشا للہ۔ ان وعدہ ماتیا۔ تو اخلاص سے اس کی رحمت کے سایہ میں جگہ بنا۔ وہ تیرا ہمیشہ کے لئے رب ہے۔ اور تیری اس کے لئے ہر سعی اس کے ہاں مشکور۔ جب تیرا سب کچھ اسی کا ہو۔ اور وہ تیرا ہو جائے۔ تو پھر فنا تم پر کس طرح آ سکتی ہے۔

ایک تبلیغی جلسہ

ایک تبلیغی جلسہ بیت البشارت قرولباغ دہلی زیر صدارت صاحبزادہ میاں عباس احمد صاحب مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بتاریخ ۱۵ مئی ۱۹۴۵ء منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مولود احمد صاحب نے انگریزی میں What is Ahmadiat کے موضوع پر قریباً تیس منٹ تقریر کی جس میں احمدیت کی اصل غرض و غایت اور حقیقت کو واضح کرنے کے بعد صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ثابت کی۔ بعد ازاں صدر صاحب کی فرمائش پر جناب ماسٹر محمد حسن صاحب آسان نے ایک مدلل تقریر فرمائی۔ جس میں اسلام کا غلبہ دیگر مذاہب پر احمدیت کے ذریعہ ثابت کرتے ہوئے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر کی۔ صدر صاحب نے اپنی تقریر میں اس قسم کے جلسوں کے انعقاد کی اہمیت پر زور دیا۔ اور دوسرے حلقوں میں ان کے اجراء پر ذمہ وار حضرات کو توجہ دلائی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

جلسہ کے بعد ایک غیر احمدی صاحب نے احمدی دوست سے فرمایا۔ کہ میں نے جو احمدیت کے متعلق سنا تھا۔ وہ غلط نکلا۔ اور مزید معلومات کے لئے سلسلہ کی کوئی کتاب طلب کی۔ جو کہ ان کو پہونچا دی گئی ہے۔

خاکسار۔ مسعود احمد

"ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا" — برلن کی خوفناک تباہی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد الہامات جو اس جنگ میں پورے ہوکر احمدیت کی صداقت کا باعث ہوئے ہیں۔ ان میں سے حضور کا ایک الہام یہ ہے۔ کہ "ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا" (تذکرہ صفحہ ۶۹۱) اس جنگ نے بعض شہروں میں بالخصوص اس درجہ تباہی مچائی ہے۔ کہ فی الواقعہ انہیں دیکھ کر رونا آتا ہے۔ بمباری نے سربفلک عمارتوں کو پیوند خاک کردیا۔ نرم و نازک بستروں پر سونے والوں کے لئے سر چھپانے کو جگہ نہ رہی۔ دنیا کے بے مد قیمتی شاہکار آن واحد میں آگ کی نذر ہوگئے۔ شاہی محلات اور وزارتیں راکھ کا ڈھیر بن کر رہ گئیں۔ پولینڈ کا دارالسلطنت وارسا حد درجہ تباہی کا مرکز بنا۔ اور بیشمار تاریخی عمارات نابود ہوگئیں۔ یوگوسلاویہ کے دارالحکومت بلگریڈ نے انتہائی بربادی کا منظر پیش کیا۔ اس شہر کی عمارتیں جل گئیں اور آگ اور دھوئیں کی سیاہی ہر طرف نظر آنے لگی۔ روس میں سٹالن گراڈ پر جرمنوں کی بمباری نے بربادی برسائی۔ انگلستان میں لنڈن اور کونٹری شدید بمباری کا نشانہ بنے اور سب سے بڑھ کر برلن جو جرمن حکومت کا دارالحکومت تھا اس کا جو حشر ہوا وہ تو الفاظ سے بیان نہیں کرسکتے۔ دنیا کے اس نہایت ہی خوبصورت شہر کا جو انجام ہوا اس کا معمولی سا خاکہ ملاحظہ ہو۔

رائٹر کا نامہ نگار اعلیٰ ہیرلڈ کنگ جو گذشتہ ایام میں خاص طور پر برلن دیکھنے گیا لکھتا ہے۔ برلن اب مُردوں کا شہر ہے۔ ایک شہر ہونے کی حیثیت سے برلن کے وجود کا خاتمہ ہوچکا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہر گھر الگ طور پر ایک ایک بم کا نشانہ بنا۔ آگے چل کر یہی نامہ نگار کہتا ہے۔ میں نے سٹالن گراڈ کو بھی دیکھا ہے۔ میں نے لنڈن پر شدید بمباری کو بھی دیکھا ہے۔ میں نے وہ جن جن بڑے بڑے روسی شہر ایسے دیکھے ہیں۔ جن پر خوفناک بمباری ہوئی۔ لیکن وہ تباہی وہ بربادی اور ہلاکت جس کا منظر برلن پیش کرتا ہے۔ الفاظ سے بیان نہیں کرسکتے۔ درجنوں مشہور شاہراہیں جن میں

انٹر ڈین لنڈن دبرلن کی مال روڈ بھی شامل ہے۔ اس بُری طرح تباہ ہوتی ہیں کہ ان کی مرمت بھی نہیں ہوسکتی۔ کوئی شخص برلن کو شناخت نہیں کرسکتا۔ مکانات کی طرف نظر کریں تو یہ عالم ہے۔ کہ ایک سو مکانات میں ایک بھی ایسا نہیں جو بطور معمولی پناہ گاہ کے بھی استعمال ہوسکے۔ بڑے بڑے ہوٹل فرانسیسی۔ برطانوی۔ امریکن اور جاپانی سفارت خانے گوئرنگ کی فضائی وزارت اور گوئبلز کی پراپیگنڈا وزارت کی عمارتیں سب نابود ہوچکی ہیں۔ ہٹلر کی چانسلری یوں نظر آتی ہے۔ جیسے کہ مُردوں کا کوئی پرانا اور متروک مزار۔ ایر چیف مارشل ٹیڈر جو نامہ نگار موصوف کے ہمراہ تھا۔ اس نے کہا "اگر کسی کو یہ معلوم کرنا ہو کہ جنگ کیا ہوتی ہے۔ تو برلن کو جاکر دیکھ لے"۔

یہی نامہ نگار آگے چل کر بیان کرتا ہے برلن میں انسانی صورتیں صرف روسی سپاہیوں کی شکل میں نظر آتی ہیں۔ شہر کے وسط میں چند شکستہ حال صورتیں جو بھوتوں سے مشابہ تھیں قطار باندھے پانی لینے کی غرض سے کھڑی تھیں۔ سب دیکھنے والے یہی کہتے کہ برلن جو شہر ہوا کرتا تھا اس کا وسطی حصہ آئندہ کئی سالوں تک دوبارہ نہ بن سکیگا۔ برلن میں ابھی تک کئی جگہ آگ جل رہی ہے میں نے نصف گھنٹہ تک موٹر میں دورہ کیا اور اس عرصہ میں مجھے صرف چھ مکان ایسے نظر آئے جن میں رہائش کے آثار تھے اور نظر اُن میں سے گذر کر آگے نہ جاسکتی تھی۔ روسی بعض بڑے بڑے بازاروں کو صاف کرنے میں مصروف ہیں لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ وہ وہ اہرام مصر کے گرد سے ریت ہٹا رہے ہیں۔ شہر میں کامل سکوت ہے۔ اور خاموشی دور کرنے کے لئے کبھی کبھی روسی فوجی کار کا شور یا گھوڑوں کی چاپ سنائی دیتی ہے۔ ٹرامو سے کی لائنوں پر سینکڑوں جلی ہوئی ٹرامیں کھڑی ہیں۔ اسی طرح بے شمار گھوڑے مرے پڑے ہیں۔ ہزار ہا دیواریں ایسی ہیں کہ جن کے پاس جانے سے اس لئے خوف آتا ہے۔ کہ اب گریں کہ اب گریں۔

یہ ہے وہ مختصر سا نقشہ جو آج برلن کا ہے۔ خدا کا الہام سچا ہوا کہ "ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا"۔ اور جو بات دنیا کو زمین و آسمان کے خدا نے آج سے ۳۸ برس پیشتر بتائی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔ یہ وہ شہر ہیں دنیا جن پر ناز کرتی تھی۔ جو بڑی بڑی طاقتوں کے مرکز تھے۔ جن کے شہری انتظامات یورپین تہذیب و تمدن کے آئینہ دار تھے۔ لیکن آج کہاں ہیں یہ شہر اور کہاں ہے۔ وہ تہذیب اور کہاں ہے وہ تمدن۔ یہ سب کچھ اس تہذیب و تمدن کا دعوےٰ کرنے والوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہوگیا۔

خاکسار:۔ ناصر احمد واقف تحریک

یورپ میں تبلیغ اسلام کے متعلق ایک خواب

بحضور سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود ایدکم اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور انور کی خدمت میں یہ ادنےٰ خادم اپنا ایک خواب جو شروع ماہ دسمبر ۱۹۴۴ء کا ہے۔ عرض کرتا ہے۔ مجھے اس کی صحت کے متعلق پورا یقین ہے۔ اور اس کو حلفاً بیان کرتا ہوں۔ خادم بمقام دال بندین خالی الذہن سویا تھا کہ دیکھا کہ ایک چار دیواری ہے۔ جس کی دیواریں پختہ اینٹوں کی ہیں۔ اور اندازاً چھ فٹ اونچی ہونگی۔ اس چار دیواری کی شکل عیدگاہ وغیرہ کھلی جگہ سے مشابہت رکھتی ہے۔ اس کا ایک چھوٹا سا دروازہ جانب جنوب مشرقی کونہ کے پاس ہے۔ حضور اُس دروازہ سے اس چار دیواری کے اندر داخل ہوکر آہستہ آہستہ دوڑنا شروع کرتے ہیں اور سیدھے جانب شمال جارہے ہیں۔ لباس سے اسلامی شاہی جرنیل کی حیثیت معلوم ہوتی ہے۔ میں بھی حضور والا کے پیچھے پیچھے اسی طرح دوڑا جارہا ہوں۔ حضور شمالی دیوار کے پاس پہنچ کر پھر مغرب کو رُخ تبدیل فرماتے ہیں۔ شمال مغربی کونہ تک پہنچ کر پھر حضور جنوب مغربی کونہ کی جانب رُخ فرماتے ہیں۔

شمال

سرسبز پلاٹ

جنوب

خادم بدستور پیچھے پیچھے ہے۔ جب حضور واپس آرہے ہیں۔ تو رفتار قدم بہ قدم ہے۔ گویا دوڑ ختم ہوچکی ہے۔ شمال مغربی کونہ میں ایک بڑا سرسبز پلاٹ ہے۔ حضور فرماتے ہیں اگر یہ احمدیت کی سرسبزی نہ ہوتی تو اسلامی باغ خشک ہوچکا ہے۔ مخاطب اُس وقت خادم ہی ہے۔ جب حضور والا کچھ آگے آکر اس چار دیواری کے درمیان پہنچتے ہیں تو وہاں پر دو شخص ع۱ و ع۲ کھڑے ہیں۔ ہر دو یورپین اقوام کے غیر مسلم ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انگریز اور امریکن ہیں۔ ان میں سے ع۱ نے شدت کے ساتھ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا اشتیاق ظاہر کیا ہے حضور اس کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے جانب مغرب رخ پھیر کر قریب ہی ایک ڈاٹ نما مقبرہ کے دروازہ پر پہنچے ہیں۔ اس مقبرہ کا دروازہ پُرانے قلعوں کی طرح کا ہے۔ دو مضبوط کنڈے آہنی لگے ہوئے ہیں۔ ایک کنڈا میں وزنی قفل پڑا ہے حضور اپنے پاس سے اُس قفل کی اصلی چابی نکالتے ہیں۔ اور ایک گھٹنا زمین پر ٹیک کر جرنیلی انداز میں اُس قفل کو کھول دیتے ہیں۔ پھر احقر کو کنڈے کھول کر دروازہ کھولنے کا اشارہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ مطابق حکم احقر دروازہ کھول دیتا ہے۔ اور حضور اس مقبرہ کے اندر تشریف لے جاتے ہیں۔ خادم اور وہ یورپین شخص بھی پیچھے ہے۔ اندر داخل ہونے پر داہنی جانب ایک مزار ہے جس کے گرد کٹہرہ ہے جو لکڑی کا معلوم ہوتا ہے۔ مزار شمالاً جنوباً واقع ہے۔ احقر پاؤں کی جانب کٹہرہ کے ساتھ کھڑا ہے حضور کے انداز سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس گھر کے حقیقی مالک ہیں۔ مزار پر پلائی وڈ کی تختیوں کا غلاف لگا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مزار نیچے اوپر ہو رہا ہے جیسا کہ سانس لے رہا ہے مزار کے اوپر حضرت اقدس نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غرباً شرقاً سفید چادر اوڑھے استراحت فرما رہے ہیں چہرہ مبارک شمال کی طرف ہے۔ اور پہلو پر لیٹے ہوئے ہیں۔ زندہ ہیں اور سانس لے رہے ہیں۔ اگرچہ مزار شمالاً اور جنوباً ہے مگر حضرت اقدس کو احقر نے مزار کے اوپر غرباً شرقاً سوئے ہوئے دیکھا اس مقام پر حضور والا کی معیت میں دعا کی جارہی ہے۔ احقر بار بار ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا۔ حضور کی ارشاد فرمودہ دعا پڑھ رہا ہے اور آنکھوں سے کثرت کے ساتھ آنسو جاری ہیں۔ میں اسی حالت میں بیدار ہوگیا تو فی الحقیقت آنسو جاری تھے اور دل پُر سرور تھا۔ اور نماز کا وقت ہوچکا تھا۔ یہ خواب میں نے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور بعض غیر احمدی احباب کو سنایا اور اُن کو جتا دیا کہ اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کے ذریعہ انشاء اللہ تعالیٰ یورپین اقوام کو حضرت سرور کونین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل کریگا۔

قربان حسین شاہ تفتیشی افسر دال بندین (بلوچستان)

طالمود

موجودہ عہد عتیق ۳۹ کتب کا مجموعہ ہے پہلا حصہ توریت حضرت موسیٰؑ کی کتاب پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ یشوع کی کتاب سے شروع ہو کر ملاکی نبی کی کتاب تک ختم ہوتا ہے بالعموم یہ کتب اپنے اپنے ملہمین کے نام سے موسوم ہیں۔ یہودیوں کی اصطلاح میں اسے آئین مکتوب کہتے ہیں۔ موجودہ عہد عتیق کا جامع عزرا نبی ہے۔ جس کی کتاب اس عہد میں موجود ہے۔ عزرا سردار کاہن سرایا کی اولاد سے تھا۔ اس کے باپ کو بنوکدنضر نے یروشلم کی فتح کے وقت قتل کرایا تھا۔ عزرا یہود کے ترقی کے وقت اور اپنے وطن کی طرف لوٹنے کے وقت تین یہودی لیڈروں میں سے ایک تھا۔ اس نے لانگی مانس کی حکومت کے آٹھ سال میں بابل سے روانہ ہو کر موسوی دستوروں کے بحال کرنے میں بڑی جانفشانی کی۔ اس بادشاہ کے ساتویں سال چھ سات ہزار اسرائیلیوں کے ہمراہ بابل سے یروشلم روانہ ہوا۔ یہاں پہنچکر اس نے موجودہ عہد عتیق کو مرتب اور شائع کیا۔ اسیری کے وقت شریعت کے نسخے یہود میں کمیاب تھے۔ اور عام لوگ ان کو سمجھ نہ سکتے تھے۔ عزرا نے شریعت کی کتاب پڑھ کر سنانے کا رواج دیا۔ دوسرا کام عزرا نے یہ کیا۔ کہ اسیری سے پہلے یہودیوں میں عبادت خانوں کا رواج تھا۔ عزرا نے اگر ہر جگہ جہاں یہود آباد تھے۔ عبادت خانے بنوائے جہاں ہر سبت کے دن شریعت پڑھی جاتی تھی۔ شریعت کا پڑھنا صرف کاہنوں پر ہی منحصر نہ تھا۔ بلکہ ہر شخص پڑھ کر سناتا۔ اور فقیہہ کہلاتا۔ جہاں پر شریعت کا کوئی مسئلہ مغلق ہوتا۔ اسکی زبانی روایات سے تشریح کی جاتی۔ اس زمانے سے یہ رواج ہو گیا۔ کہ علاوہ لکھی ہوئی شریعت کے زبانی شریعت بھی قابل سند تھی۔ جو کہ بزرگوں کو دی گئی۔ مگر لکھی نہ گئی۔ یہ علم روایت یا حدیث کے وسیلے حاصل ہو سکتا اور محفوظ رکھا جا سکتا تھا۔ یہی وہ بزرگوں کی روایت کہلاتی ہے۔ جسے دوسری صدی مسیحی کے وسط میں ربی یہودا نے جو شمعون کا بیٹا اور بڑا عالم تھا۔ جمع کر کے قلمبند کیا۔ اس مجموعے کو مشنہ کہتے تھے۔ پھر بڑے بڑے علماء نے اس پر تفسیریں لکھیں۔ یہ تفسیریں تنہا گیمرا کہلاتی ہیں۔ مگر مشنہ اور اسکی تفسیروں کے مجموعہ کو طالمود کہتے ہیں۔

یہود نے مشنہ کو بہت مستند قرار دیا ہے۔ اور ساری کی ساری کتاب کو منجانب اللہ سمجھتے ہیں۔ پھر علماء یہود نے یروشلم کے اندر تیسری صدی مسیحی میں مشنا پر دو شرحیں لکھیں۔ اور پھر چھٹی صدی مسیحی میں بابل کے اندر ان دونوں شرحوں کا نام گیمرا ہے جس کے معنی کمال کے ہیں۔ اور بخیال یہود ان شرحوں کے اندر متن کی تفسیر کمال درجے کی ہے۔ پس اگر متن اور شرح کو اکٹھا لیں۔ تو اس کا نام طالمود ہے طالمود دو ہیں۔ (۱) یروشلم والی طالمود جو مغلق ہے۔ اور بابل والی طالمود جو یہود کے نزدیک آسان اور معتبر ہے۔ حالانکہ قصے کہانیاں ہی ہیں۔ یہوداحق دوکش نے دوسری صدی مسیحی کے اخیر میں چالیس سال کی محنت سے روایات کو جمع کیا۔ بعض کہتے ہیں۔ پہلا گیمرا پانچویں صدی میں اور دوسرا گیمرا چھٹی صدی مسیحی میں مرتب ہوا۔ یہود ہر مشکل میں بابل والی طالمود کو اپنا راہنما جانتے ہیں۔

یہود کا آئین دو قسم کا ہے۔ (۱) مکتوب (توراۃ) (۲) غیر مکتوب (روایت زبانی) یہود مدعی ہیں۔ کہ کوہ سینا پر ہر دو آئین یہوواہ قدوس نے موسیٰؑ کو دیئے۔ جس میں سے ایک کتاب کے وسیلے سے اور دوسرا بزرگوں کے وسیلہ سے پشت بہ پشت نقل ہو کر چلا آرہا ہے۔ اور ہر دو واجب التعظیم اور تسلیم ہیں۔ آئین مکتوب چونکہ اکثر مقامات پر مغلق بلکہ ناقص ہے۔ اس لئے وہ اس پر غیر مکتوب کو ترجیح دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے آئین مکتوب کے جو معنے روایات زبانی کے مخالف ہوں۔ انہیں مردود جانتے ہیں۔ یہود (آجکل کے مسلمانوں کی طرح) کہتے ہیں۔ بزرگوں کے الفاظ تورات کے الفاظ سے زیادہ پختہ ہیں۔ کیونکہ وہ تورات کی کلید کے طور پر ہیں۔ بلکہ یہاں تک بھی بعض فریسی اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ تورات کے الفاظ بعض وزنی ہیں۔ اور بعض غیر وزنی۔ مگر مشائخ کے سارے الفاظ وزنی ہیں۔ پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ خدا نے جب موسیٰؑ کو کوہ طور پر تورات عنایت کی۔ تو اس کے معانی بھی بیان فرما دیئے۔ اور حکم دیا۔ کہ تورات کو لکھ لے۔ لیکن اس کے معانی اور تفسیر ازبر یاد رکھو۔ پس موسیٰؑ نے ایسا ہی کیا۔ پھر ہارونؑ کو اپنے خیمہ میں بلا کر تعلیم دی۔ اور وہ تعلیم حاصل کر کے موسیٰ کے داہنے طرف بیٹھ گیا۔ اس کے بعد ہارون کے بیٹے علی آذر اور اتیمال خیمہ کے اندر آ کر باپ کی طرح تعلیم حاصل کر کے ایک موسیٰؑ کے بائیں اور ایک ہارون کے دائیں بیٹھ گیا۔ پھر ان دونوں سے ۷۰ مشائخ نے تعلیم حاصل کر کے اپنا اموختہ پڑھ کر سنایا۔ پھر چار بار سب نے عام اسرائیلیوں کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد موسیٰؑ نے بارھویں مہینے کی چھ تاریخ کو تورات کے تیرہ نسخے لکھ کر دیئے۔ بارہ نسخے بارہ قبیلوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک۔ اور تیرھواں ہیکل کے اندر۔ پھر آئین غیر مکتوب کو یوشع کے سامنے پڑھا۔ اس کے بعد موسیٰؑ کی وفات ہو گئی۔ یوشع نے غیر آئین مکتوب کو مشائخ کے سپرد کر دیا۔ انہوں نے پیغمبروں کو اور ایک پیغمبر دوسرے پیغمبر کو پہنچاتا رہا۔ یہاں تک کہ یرمیاہ کی باری آئی۔ پھر اس نے باروق کو اس نے عزرا کو اور اس نے علماء کو سب سے اخیر شمعون راستباز ہے۔ جس کو یہ نسخہ ملا۔ دیکھو تاریخ کلیسیا مصنفہ ولیم جی بلیکی ڈی۔ ڈی۔ ایل۔ ایل۔ ڈی ص۳۹۶ تا ص۴۱۱ (۱) مترجمہ پادری طالب دین بی۔ اے۔ (۲) تفسیر ایڈم کلارک زیر تفسیر عزرا کا دیباچہ (۳) ہارون کی تفسیر متعلقہ کتاب عزرا (خاکسار محمد ابراہیم از قادیان)

پنڈت دیانندجی کی کتب میں تحریف

اپنی مذہبی کتب میں تحریف کرنا ہندو قوم کا شروع سے مشغلہ رہا ہے۔ ان کے بڑے بڑے رشی مہارشی فخریہ طور پر ایسا کیا کرتے تھے۔ بلکہ اپنے آپ کو اس بات کا حق دار سمجھتے تھے۔ پنڈت دیانند صاحب کے ہمخیال آریہ سماجی پنڈت ویدک منی نے لکھا ہے۔ "اس میں تو کچھ بھی شک نہیں۔ کہ پرانے زمانے کے رشی جن کی بنائی ہوئی کتب آج عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ وید منتروں کو اور ان کے قاعدوں کو توڑنے میں پورا اختیار رکھتے تھے۔ اور برہمن نام کی کتب کا بنانا اور ان کا وید منتروں کے ساتھ اپنی مرضی کے مطابق جوڑنا وہ فخر سمجھتے تھے۔" (وید سرود ص۱۳۹)

ان کی تحریف کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ "ایک وید کے چار وید ایک رشی وید ویاس نے بنا دیئے۔ آگے ان کے پیل اور شاکل وغیرہ شاگردوں نے ان چار ویدوں میں ترمیم و تنسیخ کر کے گیارہ سو اکتیس مختلف وید بنا دیئے تھے۔ اسی بات کو آج بھی کئی کتب بیان کر رہی ہیں۔ ویدوں کے علاوہ منو سمرتی۔ مہابھارت۔ گیتا وغیرہ دوسری کتب میں بھی ان لوگوں نے بہت کچھ کمی بیشی کر رکھی ہے۔

پنڈت دیانند صاحب پر کوئی لمبا عرصہ نہیں گذرا۔ مگر ان کی کتب میں بھی ان لوگوں نے تحریف شروع کر رکھی ہے۔ بطور نمونہ چند حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ جو ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء میں بنارس میں چھپی تھی۔ اسکے سمولاس ۱۰ میں لکھا ہے (۱) ویسا ہی دھرم شاستر کی ریتی سے مدھکشن اور ننتشوں کے لئے ایکادک پشوان کا مانس بھکشن اور بغیر ہوم کئے رزق اور گوشت بھی کھانا حرام ہے۔ (۲) پھر اسی سمولاس میں لکھتے ہیں اس سے جہاں جہاں گومیدھ وغیرہ لکھے ہیں۔ وہاں وہاں حیوانوں میں نروں کا مارنا لکھا ہے۔ اس سے اسی مطلب سے نرمیدھ لکھا ہے۔ انسان کو مارنا کہیں نہیں لکھا۔ جیسی طاقت بیل وغیرہ نروں میں ہے۔ ویسی مادائوں (گائیوں) میں نہیں ہے۔ اور ایک بیل سے ہزارہا گائیں حاملہ ہوتی ہیں۔ اس لئے بیل کی قربانی میں نقصان بھی نہیں ہوتا۔ اسی لئے لکھا ہے۔ "گوو انو بندھیا اگن شومیا" یہ برہمن کتاب کا قول ہے۔ اس میں مذکر لفظ آیا ہے۔ اس سے جانا جاتا ہے۔ کہ بیل وغیرہ کو مارنا چاہیئے۔ گائے کو نہیں۔

پھر اسی کتاب کے سمولاس ۱۲ میں حیوانی قربانی کے مخالفین کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ (۳) "ان سے پوچھنا چاہیئے کہ پاپ تم لوگ کس کو کہتے ہو۔ جو وے کہیں۔ کہ کسی جیو کو پیڑا دینا۔ سو تو بنا پیڑا کے کسی جاندار کا کچھ بھی کام نہیں پورا ہوتا"۔ پھر اسی کتاب سمولاس ۱۲ ص۳۹۹ میں لکھتے ہیں:۔ (۴) "یگیوں کے بارے میں آپ کنٹرک کرتے ہیں۔ مو یدارتھ وویدا کے نہیں ہوتے۔ کیونکہ گھرت دودھ اور مانس آدکوں کے بیتھاوت گن جانتے اور یگیہ کا اپکار کہ پشوؤں کے مارنے میں تھوڑا سا دکھ ہوتا ہے۔ پرنتو یگیہ میں چراچر کا اتینت اپکار ہوتا ہے۔ ان کو جو جانتے۔ تو کبھی یگیہ وشے میں ترک نہ کرتے۔"

غرض پنڈت صاحب حیوانی قربانی کے مخالفوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ "تم لوگ قربانی پر اعتراض کرتے ہو۔ حالانکہ حیوانی قربانی یگیہ میں کرنے سے حیوانوں کو تو معمولی سا دکھ ہوتا ہے۔ مگر اس سے مخلوق کا بہت بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ اے اعتراض کرنے والو اگر تم اس بات کو جانتے۔ تو کبھی حیوانی قربانی پر اعتراض نہ کرتے۔"

اسی کتاب کے سمولاس ملا میں حیوانی قربانی کے ذکر میں آپ نے لکھا ہے۔

(۵) "اور گائے تو پشو ہے۔ پشو کی کیا پوجا کرنا اچت ہے؟ کبھی نہیں۔ کنتو اس کی تو یہی پوجا ہے کہ گھاس۔ جل اتیادک سے اس کی رکشا کرنا۔ سو کبھی دودھ آدمی پر پوجن کے واسطے انتھا نہیں۔ اور دوسرا شلوک اشوالمبھن اشومیدھ گوالمبھن نام گومیدھ اور سنیاس گرہن اور مانس کا نیڈ دان اور ودھوا سے دیور کے نیوگ سے پترا تپتی یہ پانچ سب کلی میں کرنا چاہیئے۔ اس سے بڑا انسار کا انکار ہے۔ اور کچھ پاپ نہیں اس کے دینے سے اجا میدھ آدکوں کا تیاگ نہیں آیا۔"

گویا پنڈت صاحب حیوانی قربانی کی تلقین کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ۔ گائے تو ایک حیوان ہے اس کی پوجا کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ اس کی یہی پوجا ہے کہ دودھ کی غرض سے اسے گھاس کھلایا جائے۔ باقی گھوڑے کی قربانی۔ گائے بیل کی قربانی۔ شرادھ میں گوشت کھانا سنیاس دیور سے بیٹا پیدا کرنا۔ یہ پانچوں کام سب زمانوں میں ہونے چاہئیں۔ یہ کبھی بند نہ ہوں کیونکہ ان سے دنیا کا بہت بھلا ہوتا ہے۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھنا کہ گھوڑے اور گائے بیل کی قربانی کر دینے سے بکرے وغیرہ کی قربانی ممنوع ہو گئی ہے۔ نہیں وہ بھی ہو۔ مگر یہ سب عبارتیں موجودہ ستیارتھ میں نہیں ہیں یعنی سب کی سب آریہ سماجیوں نے ستیارتھ پرکاش سے نکال ڈالیں۔

پنڈت صاحب کی دوسری کتاب سنسکار ودھی ہے۔ جو کہ انہوں نے ۱۸۸۲ء میں ایشیاٹک پریس بمبئی میں چھپوا کر شائع کی تھی اس کے صلا پر آپ نے مرحلہ آرنیک اپنشد ادھیائے ۶ کا برہمن ۱۷ کا یہ ترجمہ درج فرمایا ہے۔ اور اس کا یہ ترجمہ کیا ہے

(۱) "جو چاہے کہ میرا بیٹا پنڈت وید کا شاستروں کو جیتنے والا۔ سوئم جیتنے میں نہ تھکنے والا۔ پیدا ہو۔ یش اور شجاعیہ نہ کرنے والا۔ اتم بانی کا بولنے والا۔ سب وید ویدانگ کے پڑھنے اور پڑھانے تھا سرد آیو کا بھوگنے والا پتر ہو وے۔ وہ (مانس اودنم پاچیتوا) مانس کیت بھات پکا کر پورو کت گرت کیت کھائیں۔ تو ویسے پتر ہونے کا سمجھو ہے۔"

مطلب یہ کہ جو انسان چاہتا ہے کہ میرے ہاں بہادر۔ فاتح۔ جنگجو۔ اعلیٰ لیکچرار۔ ویدک لٹریچر کا زبردست عالم۔ پوری عمر پانے والا لڑکا پیدا ہو۔ وہ گوشت کا پلاؤ پکوا کر خود کھائے اور بیوی کو کھلائے۔ تب ایسا بیٹا پیدا ہونا ممکن ہے۔

(۲)

اسی کتاب کے صلا پر لکھا ہے "اجم ان آدمی کا مہ۔ تتیرم برہم وا چیس کا مہ ارتقات اجا کے مانس کا بھوجن ان آدمی کی اچھا کرنے والا انھا ودیا۔ کا دتا کے لئے تتیر کا مانس بھوجن کرا وے۔"

مطلب یہ کہ غلہ رزق وغیرہ کا طالب انسان بکرے کا گوشت کھائے۔ اور علم روحانیت کا خواہشمند انسان تیتر کا گوشت کھائے۔ اور اسی کتاب کے ۳۵ سطر ۱ پر پنڈت جی لکھتے ہیں۔

(۳)

"انگات انگات اتی چیتر شوویدے شو سمانو منتر نام کرن آرتھ"

یہ تینوں حوالے موجودہ سنسکار ودھی میں موجود نہیں ہیں۔ اسی طرح اور بہت سی عبارتیں آریہ سماج نے پنڈت دیانند صاحب کی کتب سے نکال دی ہیں۔ اور کئی بدل ڈالی ہیں۔

آریہ سماجی دوستو! یہ چند حوالے جو ہم نے آپ کے رشی کی کتب سے پیش کئے ہیں ان سے یہ مندرجہ ذیل امور ظاہر ہیں:—

(۱) آپ کا جو یہ اصول ہے کہ "جھوٹ کو چھوڑنے اور سچ کو لینے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے" یہ بیشک آپ لوگ روزانہ بڑے اونچی آواز سے دوہراتے ہیں۔ مگر اس پر آپ کا ایمان نہیں۔ اگر ایمان ہوتا تو بجائے اس کے کہ یہ گوشت خوری اور حیوانی قربانی کے حوالے آپ لوگ حذف کر دیتے۔ ان کی خوب اشاعت کرتے۔ تا آئے دن جو گئوکشی پر فساد ہوتے ہیں وہ دور ہو کر ہندو مسلم اتحاد قائم ہو۔ اور ہندو مسلمان آپس میں بھائی بھائی کی طرح رہیں مگر آپ نے ان کو حذف کر کے ملک کے ساتھ عداوت کی ہے اور یہ واضح کر دیا ہے کہ آپ لوگ ملک کا بھلا اور اتحاد نہیں چاہتے۔

(۲) آپ لوگوں کو پنڈت دیانند صاحب پر بھی دلی یقین نہیں اور نہ ہی ان سے دلی ہمدردی ہے اگر ان پر یقین ہوتا تو آپ ان کی کتب کے ایک ایک حرف

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

ایام داخلہ

کالج ہذا میں داخلہ پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے نتیجہ کے دس دن بعد شروع ہوگا۔ اور دس یوم تک جاری رہے گا۔

شرائط داخلہ

داخل ہوتے وقت تمام امیدواران کو چاہیئے کہ وہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لائیں۔

(۱) Provisional Certificate

پروویژنل سرٹیفکیٹ جس میں پاس شدہ امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور تاریخ پیدائش درج ہو

(۲) Character Certificate

کیریکٹر سرٹیفکیٹ

(۳) بیرونی یونیورسٹیوں سے آنے والے طلباء کیلئے اپنی یونیورسٹی سے Migration Certificate لانا بھی لازمی ہوگا

مضامین

کالج ہذا میں فی الحال مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے

انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ سنسکرت۔ ریاضی اقتصادیات۔ تاریخ۔ فلسفہ۔ فزکس اور کیمسٹری۔ اس کے علاوہ اختیاری مضمون کے طور پر اردو یا ہندی کو بھی لیا جا سکتا ہے۔ لیکن دینیات کا پڑھنا لازمی ہے

اندازہ اخراجات

(ا) خرچ بوقت داخلہ

(۱) فیس داخلہ -/-/۲ (۲) یونیورسٹی رجسٹریشن فیس -/۸/۲ (۳) لائبریری سیکیورٹی Refundable -/-/۵

(۴) فیس برائے ہلال احمر بوقت داخلہ -/۲/- سالانہ

(۵) فیس برائے اخبار کالج -/-/۲ سالانہ

(ب) شرح ماہانہ فیس

ایف۔ اے (آرٹ)	-/-/۶
ایف۔ اے (آنرز آرٹ)	-/-/۷
ایف۔ ایس۔ سی (ریاضی کے ساتھ)	-/-/۸

(ج) دیگر اخراجات

یونین فنڈ	۰—۴—۱ ماہانہ
فیس علاج معالجہ	۰—۴—۰ "
فیس ہلال احمر	۰—۲—۰ "

(د) ہوسٹل کے اخراجات

فیس داخلہ -/-/۱ روپیہ۔ رہائشی کمرہ برائے ایک فرد -/-/۳ رہائشی کمرہ (برائے متعدد افراد) -/-/۲ خرچ روشنی -/۸/۱۔ ہوسٹل سیکیورٹی Refundable -/-/۵

پیشگی برائے خرچ خوراک بطور ضمانت -/-/۱۰

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

رپورٹ جلسہ لجنہ اماء اللہ دہلی بابت ماہ مئی ۱۹۴۵ء

لجنہ اماء اللہ دہلی کا ایک جلسہ ۱۳ مئی بوقت ۹ بجے صبح بمکان شیخ غلام حسنین صاحب زیر صدارت محترمہ پریذیڈنٹ لجنہ دہلی منعقد ہوا۔ محترمہ خضر سلطانہ صاحبہ نے قرآن مجید کی تلاوت اور ترجمہ کے ساتھ کچھ تفسیر بیان فرمائی۔ محترمہ امۃ الحفیظ نے ذکر حبیب میں سے مفہوم بیعت کے متعلق کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ پھر لجنہ اماء اللہ دہلی کی کارگزاری از جنوری ۱۹۴۵ء تا اپریل ۱۹۴۵ء سنائی گئی۔ اور خاکسار نے لجنہ اماء اللہ دہلی کے مرکزی و مقامی چندہ جات کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ مئی ۱۹۴۴ء سے اپریل ۱۹۴۵ء تک تقریباً -/۸۳۱۱ روپے چندہ جمع کیا گیا جس میں -/۲۳۷۱ کے قریب مرکز میں ارسال کئے — ترجمۃ القرآن میں -/۸/۱۰۱۴ کشمیر فنڈ میں -/۸۱ جلسہ سالانہ میں -/۸۰ دفتر لجنہ میں -/۱۶۳۔ زنانہ سکول سالٹ پانڈ میں -/۱۸۶۔ چندہ عام حصہ آمد ۔۔۔ عید فنڈ ۔۔۔ مقامی چندہ جو جمع کیا گیا۔ اس میں سے مبلغ -/۲۳۷ مسجد مقامی کے لئے دیئے گئے۔ باقی رقم جلسہ سیرت النبی۔ پیشوایان مذاہب کے اخراجات پر خرچ کی گئی اور اس میں سے غرباء کی بھی امداد کی گئی نیز تبلیغی ضروریات میں استعمال کی گئی۔ رپورٹ سنانے کے بعد چندہ منارۃ المسیح ہال کی تحریک کی گئی۔

آخر میں محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے یہ تجویز پیش کی کہ فتح کی خوشی میں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان نشان دکھایا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک قول کو پورا فرمایا ہے۔ شکرانہ کے طور پر لجنہ اماء اللہ دہلی کی طرف سے ۱۴ مئی کو غرباء میں مٹھائی تقسیم کی جائے۔ جسے سب بہنوں نے منظور فرمایا۔ اور اس کے لئے اپنا اپنا چندہ پیش کیا اور جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔

دوسرے روز یعنی ۱۴ مئی کو لجنہ اماء اللہ دہلی کی طرف سے قریباً ۵ من مٹھائی تقسیم کی گئی۔

صغریٰ خانم جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی

کرنے کی تلقین کرتے ہیں مگر آپ لوگ اسے مٹانا چاہتے ہیں۔ خاکسار ناصر الدین عبداللہ قادیان

ہفتہ وصیّت

شعبہ ایثار و استقلال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ ۹ جون سے ۱۵ جون ۱۹۴۵ء تک ہفتہ وصیّت منایا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ تمام قائدین و زعماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس ہفتہ میں وصیت کرنے کی اہمیت اور وصیّت اور وصیّت کے نظام کے متعلق اپنے اپنے حلقے میں علماء کرام اور صاحب پوزیشن حضرات سے لیکچروں کا انتظام فرمائیں۔ اسکے علاوہ قائدین یا زعماء اپنے ساتھ اور سرگرم اراکین کو ملا کر وفود کی صورت میں احباب کے پاس جائیں۔ اور ان کو وصیت کرنے کی تلقین کریں۔ اور اس عرصہ میں جتنی وصیّتیں ہوں۔ ان کی رپورٹ شعبہ ہذا کو ارسال کریں

مہتمم ایثار و استقلال مجلس خدام الاحمدیہ

وصیت

(نوٹ) وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

۸۲۷۹ منکہ چودھری بشیر احمد ولد چودھری عطاء اللہ صاحب قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کھیوہ باجوہ ڈاک خانہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ہش ۱۳۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد بفضل ایزدی حیات ہیں۔ میری ماہوار آمد یکصد روپیہ ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا ہونگا۔ اور آئندہ جو جائیداد بھی پیدا کروں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد بشیر احمد ڈسٹرکٹ پنچائت آفیسر سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ شیخ عبد الغنی آنریری انسپکٹر وصایا نوشہرہ گواہ شد۔ سید محمد حسین احمدی آفس قانونگوئی سیالکوٹ

معجون عنبری

دماغی کمزوریوں کے لئے اکسیر صفت ہے۔ اسکے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار رہیں۔ اس سے کیفیت یہ ہوگئی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ آپ کو مثل آب حیات کے تصوّر فرماتے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجیے ایک شیشی سیروں خون آپ کے جسم میں اضافہ کردے گی۔ اس سے ۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور کندن بنا دیگی

فی شیشی چار روپے

مولوی حکیم ثابت علی پنج زبان محمود نگر ۵ **لکھنؤ**

درخواست دعاء

عاجز کے والد ماجد جناب سید ارشد علی صاحب احمدی لکھنوی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے علیل ہیں دونوں پیروں کے تلوؤں میں بہت تکلیف دہ درد ہوتا ہے۔ خاکسار درد بھرے دل کے ساتھ تمام بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احمدی بھائیوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست پیش کرتا ہے کہ ممدوح کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائی جائے + ناچیز سید ظفر احمد احمدی لکھنوی

ضرورت

دفتر الفضل میں تین کلرکوں کی فوری ضرورت ہے میٹرک یا مولوی فاضل نوجوانوں کو بشرطیکہ وہ کمشن کا امتحان پاس کرلیں ۳۰-۱/۲-۱۴۵ گریڈ میں تیس روپے تنخواہ اور ۹/۸ روپے ماہوار الاؤنس ملے گا۔ کمشن کا امتحان پاس کرنے سے قبل ۲۵ + ۹/۸ روپے تنخواہ ملے گی اس سے کم تعلیمی قابلیت رکھنے والے تجربہ کار اصحاب کے لئے موقعہ ہے (مینیجر)

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے اکیس ہزار روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ انکا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے جسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر آئیں گے۔ مہدی کا ظہور نہیں ہوا جب وہ ظاہر ہوں گے تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے۔ اور اسلام منوائیں گے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں۔ نہ مہدی۔ نہ امتی نبی۔ آکے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہ بھی خود اسلام سے خارج ہیں۔ نعوذ باللہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اپنے یہ عقائد موکد بعذاب حلف کے ساتھ ایک خاص پبلک جلسہ میں بیان کریں تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ مگر بائیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اور مرتے دم تک ٹالتے ہی رہیں گے کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کے عقائد سراسر غلط ہیں۔ اسلئے جھوٹا حلف موکد بعذاب اٹھانا ان کے لئے موت ہے۔ اس لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ملنے پر بھی وہ جرأت نہیں کرتے

اگر ان کے ہم خیال کوئی صاحب ان کو اس حلف کے لئے تیار کریں گے۔ تو ہم ان کو دو ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ کئی لوگوں نے کوشش کی۔ مگر یہ جان بچاتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کب تک؟ آخر ایک دن مرنا ہے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

صداقت احمدیت کے متعلق ہم نے ایک لاکھ روپے کے انعامات کا ایک رسالہ اردو اور انگریزی زبان میں شائع کیا ہے۔ وہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائیگا

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ۸/ پچاس قرص ۱۳/ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

سرمہ رحمانی

سرموں کا سرتاج ہے

سرمہ رحمانی بینائی کے تمام نقائص کو قطعاً دور کرکے آنکھوں کو ہر قسم کے عوارض سے محفوظ کر دیتا ہے ہمارا دعویٰ ہے۔ سرمہ رحمانی کے استعمال کے بعد آپکو کسی سرمہ کی تلاش باقی نہیں رہے گی۔ انشاء اللہ آزمائش شرط ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے علاوہ محصولڈاک نمونہ کے لئے ۱/ کے ٹکٹ ارسال فرمائیں

دواخانہ محافظ صحت قادیان

احمدی سوداگران جفت کو ضروری اطلاع!

احمدی سوداگران جفت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہمارے ہاں آگرہ کے ہر قسم کے بوٹ و شوز۔ لیڈیز و جنٹس و مینز بچوں کے جوتے کنٹرول ریٹ پر تیار ملتے ہیں۔ براہ مہربانی اپنی ضرورت کی چیزیں ہم سے منگوا کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

خواجہ شمس الدین احمدی کولمبو شو فیکٹری ۱۸ جسونت بلڈنگ آگرہ

بواسیر

خونی و بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے **حفسم** بفضلہ تعالیٰ سو فی صدی کامیاب دوا ثابت ہوئی ہے۔

قیمت دو روپے نو آنے

درد گردہ

علاج گردہ گردہ اور مثانہ میں درد پتھری اور پیشاب رک رک کر آنا۔ یا مثانہ میں پیپ۔ پیشاب کی ہر قسم کی مرض کے لئے از حد مفید ہے قیمت پانچ روپے۔

ملنے کا پتہ دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ۔ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۰ مئی گزشتہ ہفتہ الجیریا میں سٹیف نامی مقام پر فسادات و قتل کے واقعات ہوئے تھے اب امن ہو گیا ہے۔ لیکن اس فساد کی حقیقی وجہ قحط میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

لنڈن ۲۰ مئی دار العوام میں ہوم سیکرٹری مسٹر ہربرٹ مارلین نے یورپ کی جنگ کے دوران میں لنڈن کے شہری نقصان جان کے اعداد و شمار بتائے۔ آپ نے کہا۔ کہ اس جنگ میں ۲۹۸۹ لنڈنی شہری ہلاک ہوئے اور ۵۰۴۹۷ زخمی ہوئے۔

بلفاسٹ ۲۰ مئی۔ شمالی آئرلینڈ کے سابق وزیر اعظم لارڈ ڈی ولیرا کے مشہور سیاسی حریف مسٹر انڈریو نے ایک انٹرویو میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ وقت آ گیا ہے۔ کہ برطانوی حکومت ڈی ولیرا سے مطالبہ کرے۔ کہ یا تو جنوبی آئرلینڈ خلوص دلی سے برطانوی گورنمنٹ کا وفادار ساتھی بن جائے۔ اور اپنی تمام تر ذمہ واریاں پوری کرے۔ یا الگ ہو کر اپنی علیحدہ ڈفلی بجائے۔

واشنگٹن ۲۰ مئی۔ امریکہ نے جرمن مقبوضہ علاقہ میں اپنے حصے میں سے کچھ علاقہ فرانس کو دینا منظور کر لیا ہے۔

چنگنگ ۲۰ مئی۔ جنرل چیانگ کائی شیک کو چین کی نیشنل پیپلز پارٹی نے متفقہ رائے سے پھر کومنٹنگ کا ڈائرکٹر مقرر کیا ہے۔

نیویارک ۲۰ مئی۔ مسٹر چرچل کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے "ڈیلی نیوز" لکھتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ چرچل یورپ میں سے روسی اقتدار کا خاتمہ کرنے کے لئے ایک تیسری جنگ لڑنا چاہتا ہے۔ یورپ یا ایشیا میں کس طرح کا سوشل یا اقتصادی سسٹم قائم ہوتا ہے۔ اس سے ہم امریکہ والوں کو کوئی تعلق نہیں۔ اگر روس یورپ اور چین میں کمیونزم پھیلا دے۔ تو اس سے ہمارا کوئی حرج نہیں۔ اور ہمیں محض اس بنا پر روس کے خلاف لڑائی کرنے کے لئے تیار نہیں ہونا چاہیئے۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ سٹار لنڈن کا نامہ نگار مقیم سپریم اتحادی ہیڈ کوارٹر "پیرس سے برلن میں داخلہ بند ہے۔" کے زیر عنوان ایک مضمون میں لکھتا ہے کہ اس بات کی توقع کی جاتی تھی۔ جرمنی کے ہتھیار ڈالنے کے فوراً بعد امریکن اور برطانوی فوجیں برلین میں داخل ہونگی۔ لیکن یہ امید پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ روسی حکام نہ صرف اتحادی فوجوں کو برلین میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے رہے۔ بلکہ اتحادی نامہ نگاروں کو بھی وہ برلین میں داخل ہونے کی اجازت دینے کو تیار نہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ماسکو میں مقیم امریکن اور برطانوی اخباری نامہ نگاروں نے اس امر کے خلاف پر زور پروٹسٹ کیا ہے۔ کہ برلن جانے کے لئے ان کی درخواستوں کو روسی حکام نے پے در پے ٹھکرا دیا ہے۔ اس بارہ میں روسیوں کا طرز عمل نہایت پریشان کن ہے۔

ہیمبرگ ۲۰ مئی۔ دوسری برطانوی فوج کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جن جرمن قیدیوں کو فوجی عدالتوں سے موت کی سزا ملے گی۔ ان کے سر قلم کر دیئے جائیں گے۔

پیرس ۲۰ مئی۔ جنرل آئسن ہوور نے جرمن سپاہیوں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ اتحادی افسروں اور سپاہیوں کو فوجی طریقہ سے سلام کیا کریں۔ اور ان کا پورا پورا احترام کریں۔ اتحادی اقوام کا قومی گیت گایا جائے۔ تو وہ ادب سے کھڑے ہو جائیں۔ اگر ایک کمرے میں اتحادی اور جرمن افسر اکٹھے ہو جائیں۔ تو جرمن افسروں کا فرض ہے۔ کہ اٹین شن کھڑے ہو جائیں۔ جرمن سپاہیوں کو بھی اتحادی سپاہیوں کی موجودگی میں یہی رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

کانڈی ۲۰ مئی۔ ادھر ایشیا کے میدان میں جاپانی فوجوں کو شکست ہو رہی ہے۔ اور ادھر جاپان پر ہوائی جہازوں کے حملوں کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ کل پھر جاپان پر زور کا حملہ کیا۔ فارموسا پر چار دفعہ حملہ کیا۔ اوکی ناوا میں زور شور سے لڑائی ہو رہی ہے۔ لوزان میں امریکی فوج نے بہت بڑی جاپانی فوج کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ امریکن دستے اس کا صفایا کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۰ مئی۔ ایک بیان میں کہا گیا ہے۔ بحرالکاہل میں ایک امریکی سپاہی کے بدلے ۱۴ جاپانیوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے۔ اور اگر زخمی یا لاپتہ کو بھی شمار کر لیا جاوے تو بھی جاپانی تین گنا زیادہ مارے جا رہے ہیں۔

چنگنگ ۲۰ مئی۔ چینی دستوں نے کیچاؤ شہر پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ کچھ روز پہلے چینیوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ مگر جاپانیوں کی کمک آ جانے کی وجہ سے اسے خالی کر گئے تھے۔ اب دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۲۰ مئی۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ کے قائم مقام فارن سیکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ مارشل ٹیٹو نے امریکہ اور برطانیہ کو جو جواب دیا ہے۔ وہ تسلی بخش نہیں ہے۔ کل برطانوی گورنمنٹ کو مارشل ٹیٹو کی ایک چٹھی ملی۔ مگر معلوم نہیں ہوا۔ کہ اس میں کیا لکھا ہے۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ جرمنی میں پہلی عارضی حکومت قائم کر دی گئی ہے جو ۵ ہزار مربع میل کے علاقہ پر حاوی ہے۔ اس کے ممبر کسی سیاسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے۔

کانڈی ۲۰ مئی۔ ۱۴ ویں فوج کے دستے ٹانگو کے مشرق میں کچھ اور آگے بڑھ گئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۰ مئی۔ کل خاص جاپان پر جو حملہ کیا گیا۔ اس کا کچھ حال معلوم ہوا ہے۔ یہ حملہ ناما متسو ریلوے جنکشن پر کیا گیا۔ اور بہت سخت نقصان پہنچایا گیا۔ ناگویا میں ہوائی جہاز اور دوسرے جنگی سامان بنانے کے جو کارخانے ہیں۔ وہ جل کر خاک سیاہ ہو گئے ہیں۔ ان کی جلی ہوئی دیواریں اور تباہ شدہ سامان خوفناک منظر پیش کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۰ مئی۔ اس وقت تک اوکی ناوا میں ۴۸ ہزار سے زیادہ جاپانی مارے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ ماسکو ریڈیو نے کل مارشل سٹالن کا اعلان شائع کیا۔ کہ پولینڈ کے مسئلہ کا تصفیہ ان شرطوں پر ہو سکتا ہے۔ اول جب پولینڈ کی عارضی حکومت از سر نو مرتب کی جائے۔ تو اسے پولینڈ کی قومی اتحادی حکومت انہی معنوں میں قرار دیا جائے۔ جن معنوں میں یوگوسلاویہ کی حکومت کو قرار دیا گیا ہے۔ دوم اس حکومت کی پالیسی سوویٹ یونین سے دوستی پر مبنی ہونی چاہیئے۔ روس پر حملہ کرنے کا ذریعہ نہ ہو۔ سوم پولینڈ میں عارضی حکومت کے قیام کا سوال صرف پولوں کے بغیر طے نہیں ہو سکتا۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ مارشل الگزنڈر نے ایک پیغام میں کہا۔ کہ مارشل ٹیٹو نے ٹریسٹ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اس مسئلہ کو نبٹانے کی بہتر صورت یہ ہے۔ کہ اسے مجلس امن کے سامنے رکھا جائے۔ اور جب تک اس مسئلہ کا قطعی حل نہ ہو جائے۔ اس بندرگاہ پر اتحادی اقوام کا قبضہ رہے۔ باہمی مناقشات کو مفاہمت کے ذریعہ دور کرنا چاہیئے۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ پارلیمنٹ کے ارکان نے مسٹر چرچل کی خدمت میں ایک عرضداشت ارسال کی ہے۔ جس میں درخواست کی گئی ہے۔ کہ ہماری متفقہ طور پر درخواست ہے۔ کہ ہندوستان کو جلد از جلد آزادی دیدی جائے۔

لاہور ۲۰ مئی۔ مسٹر ہربرٹ آئی سی ایس سابق ڈپٹی کمشنر کانگڑہ کو لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ شمالی جرمنی میں جرمنی کی ساڑھے سات لاکھ بحری۔ بری اور ہوائی فوج کو توڑا جانا شروع ہو گیا ہے۔ ان جرمن فوجوں کو بہت جلد بلجیئم۔ ہالینڈ اور فرانس بھیجا جائے گا۔ جہاں وہ تباہ شدہ علاقوں کی تعمیر کرینگے۔ اس کے بعد ان سے ایسا تعمیری کام کرایا جائیگا۔ جو جرمنی میں اتحادیوں کی ملٹری گورنمنٹ کے لئے ضروری ہے۔

نیویارک ۲۰ مئی۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپان کی طرف سے صلح کی پیشکش کی جو اطلاعات شائع ہوئی ہیں۔ وہ محض پروپیگنڈا کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جاپان روس سے مکمل طور پر دوستانہ تعلقات قائم رکھے گا۔ اور برطانیہ اور امریکہ کے خلاف ہمہ گیر لڑائی جاری رکھیگا۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ ٹریسٹ کے جھگڑے کے بارے میں مارشل ٹیٹو نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ یوگوسلاویہ اور اسکی فوجیں اتحادیوں سے مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر یوگوسلاویہ یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ اسے ذلیل کیا جائے۔ یا چالاکی سے اس کا حق دبایا جائے۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ آج برلن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی فوجی کمان کی اجازت سے نئی میونسپل کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ شہر کے نیچے چلنے والی ٹرینیں پھر چلنا شروع ہو گئی ہیں۔

کانڈی ۲۰ مئی۔ آج ہندوستانی سمندری بیڑا رنگون پہنچ گیا ہے۔ اس کے آگے آگے روہیلکھنڈ نامی جہاز تھا۔ اس قافلے میں فوج اور رسد لیجانے والے جہازوں کے علاوہ اور بھی بہت سے ہندوستانی بیڑہ کے جہاز شامل تھے۔ رنگون کے شہریوں نے گورنر کو استقبالیہ ایڈریس دیا۔ جس میں جاپانیوں کی سخت مذمت کی گئی۔ اور ان کے چنگل سے چھڑانے والی فوجوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ امن قائم کرنے میں زیادہ سے زیادہ